کی طرف لوٹانا اور ان میں فتنہ و فساد کی جگہ امن اور آشتی کی فضا قائم کرنا اور استحصال بالجبر کو ختم کرنا تھا، اسی بنا پر قرآن حکیم نے شہنشاہیت کو جو استحصال بالجبر کا بدترین مظہر ہے ختم کرنے کی دعوت دی اور اس کو ختم کر کے اس کی جگہ ایسا نظام قائم کیا جس میں انسانی مساوات، ہر ایک سے انصاف اور اخوت بنیادی اصول تھے اور قرآن حکیم کا اصلی پیغام انسانیت عامہ کی فلاح و بہبود تھا۔ قرآن مقدس نے جو خدا پرستی کی تعلیم دی اس کی ایک منزل انسانیت دوستی کی ہے۔ اگر کسی انسان کو اپنے خالق سے حقیقی محبت ہے تو لازمی ہے کہ اسے اس کی مخلوق سے بھی محبت ہو اگر اسے مخلوق سے محبت نہیں تو وہ خدا کی محبت میں بھی سچا نہیں، خدا پرستی کی حقیقی پہچان تو یہی ہے کہ خدا پرست انسان کو خدا کی مخلوق اور ان کے بندوں سے محبت ہو۔ ہمارے اصفیاء کا تو یہ عقیدہ ہے کہ جسے صرف اپنے گروہ اور جماعت سے محبت ہے اور وہ دوسروں کو جو ہم عقیدہ نہیں نفرت سے دیکھتا ہے تو وہ سچا موحّد اور خدا پرست ہی نہیں۔

اس ماہ چند ایسے قریبی احباب اور بزرگ اس فانی دنیا سے رحلت کر کے شہر خموشاں میں جا پہنچے جن کی رحلت اور جدائی پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔ ان میں بڑا سانحہ جناب مولانا کوثر نیازی کے جواں سال صاحبزادہ فاروق نیازی صاحب کی ناگہانی موت ہے، جوان بیٹا، باپ کی مستقبل کی امیدوں کا سہارا ہوتا ہے، اور پھر اس طرح حادثہ کی موت، باپ کے لئے اتنا عظیم صدمہ ہے کہ جس کا اندازہ نہیں ہوسکتا۔ ہم اس المناک حادثے میں مولانا نیازی صاحب کے ساتھ شریک غم ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ پاک مرحوم کو غریق رحمت کرے اور مولانا نیازی صاحب کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرے مرحوم بزرگ ہیں لاڑکانہ سندھ کے مولوی حکیم محمد عالم صاحب بلوچ۔ حکیم صاحب استاذ العلماء مولانا دین محمد صاحب مرحوم بھٹی سندھ کے بھتیجے تھے اور حضرت مولانا استاذ میر محمد صاحب نورنگی سندھی کے خاص شاگرد تھے۔ درس نظامی کی تحصیل کے بعد طبیہ کالج دہلی میں داخل ہوگئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب الحاج سیٹھ عبداللہ